﴿ الاعتكاف:فضله وآدابه وشروطه ﴾

(باللغة الأردية)

الجمع والترتيب

الشيخ/عبد المجيد المدني

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر

1430هـ - 2009م

islamhouse.com

سم اللہ الرحمن الرحیم

اعتکاف

لغوي معنی:

لفظ اعتکاف باب اعتکف یعتکف (افتعال) کا مصدرہے جسکا لغوی معنی ہے کسی چیزسے چمٹ جانا اوراپنے نفس کواس پرروکے رکھنا خواہ وہ چیزاچھی ہو یا بری-

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(وانظرإلی الهلک الذی ظلت علیه عاکفا) (طہ:۹۷)

"اپنے معبود کودیکھوجس کی عبادت پرتم جمے رہے تھے"-

شرعی معنی:

اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنے کی نیت سے مسجد کولازم کرلینا اوراسی میں ٹھرنا-(تحفة الاحوذی ۳,۵۰۱)

مشروعیت:

ماہ رمضان اورغیررمضان میں اعتکاف سنت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" من اعتکف یوما ابتغاء وجه اللہ تعالی جعل اللہ بینه وبین النارثلاث خنادق کل خندق ابعد ما بین الخافقین"(شعب الا یمان ضعفه الألباني في صحیح الجامع الصغير٦٦٢)

اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے خاطرایک دن بھی کوئی اعتکاف میں بیٹھاتواللہ تعالی اسکے اورعذاب جھنم کے مابین تین خندقوں کوحائل

کردے گا ایک خندق کا دوسری خندق سے فاصلہ بعد المشرقین سے بھی زیادہ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اعتکاف ایک دن کا بھی درست اورجائزہے ہاں مگرمسجد میں ،کیونکہ مسجد کے سوا اورمقام میں رہنے کوشرعا اعتکاف نہیں کہتے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شوال کے آخری عشرہ کا بھی اعتکاف ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں... فترک الاعتکاف ذالک الشھرثم اعتکف عشرامن شوال "(صحیح بخاری۔ الاعتکاف : ٦ حدیث:٢٠٣٣،صحیح مسلم حدیث :١١٧٣،ابوداود٧٦حدیث رقم:٢٤٦٤)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ (یعنی ماہ رمضان) کا اعتکاف چھوڑدیا اورشوال کے عشرے کا اعتکاف کیا۔

مذکورہ حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اعتکاف غیررمضان میں بھی جائزاوردرست ہے لیکن اتنی بات ضرورہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف زیادہ افضل ہے اسی ناطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرسال رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں:"أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشرالأواخرمن رمضان حتى توفاه الله حتى اعتكف ازواجه من بعده"(صحیح بخاری۔

الاعتکاف:۱٫۲۰۲٦،صحیح مسلم حدیث ۱۱۷۳،ابوداود۷٦حدیث رقم :۲٤٦۲)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضا ن کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتیں"-

حدیث مذکورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے ہاں مگرشوہرکی اجازت کے بعد-

واضح رہے کہ خواتین بھی مساجد میں ہی اعتکاف کریں گی کیونکہ شریعت میں اعتکاف کے متعلق جوحکم واردہوا ہے اسمیں مسجد کی صراحت ہے اوریہ حکم دونوں کویکساں شامل ہے-الا یہ کہ عورت کیلئے کوئی مخصوص حکم الگ سے شامل ہواورایسا کوئی حکم عورتوں کے تعلق سے الگ سے شریعت میں موجود نہیں ہے اورنہ ہی کسی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ عہد رسالت میں عورتوں نے گھروں میں اعتکاف کیا ہو—

لہذا دونوں کے درمیان تفریق من مانی ہوگی-

شروط اعتکاف:

- نیت ،نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :(إنما الأعمال بالنیات) صحیح بخاری بدء الوحی حدیث رقم:۱،صحیح مسلم الامارة حدیث رقم ۱۹۰۷)

"تمام اعمال کا دارومدارنیتوں پرہے "–

❖-مسجد: اعتکاف صرف مسجد میں مشروع ہے- اللہ تعالی کا
ارشاد ہے : (ولاتباشروهن وأنتم عاکفون فی الساجد) (البقرة:۱۸۷)
"عورتوں سے اسوقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم اسوقت مسجدوں
میں اعتکاف میں ہو"

حافظ ابن حجررحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگرمسجد کے علاوہ جگہ
میں اعتکاف درست ہوتا تومباشرت کی تخیص آیت کریمہ میں
مسجد کے ساتھ نہ ہوتی کیونکہ بیوی سے صحبت بالکل اعتکاف
کے منافی عمل ہے-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول سے بھی یہ بات واضح
ہوتی ہے کہ آپ اعتکاف مسجد میں کیا کرتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں "أنها كانت ترجل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وهی حائض وهومعتكف فی المسجد"(صحیح بخاری
الاعتکاف :۲حدیث ۲۰۲۸،صحیح ابوداؤد۲٤٦٧)
"وہ ایام ماہواری میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ
نکالا کرتی تھیں اورآ پ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف
بیٹھے ہوتے-

❖ -جامع مسجد:اعتکاف والی مسجد کیلئے بعض علماء نے
ایک شرط یہ بھی لگائی ہے کہ اسمیں جمعہ ہو،تاکہ معتکف
نمازجمعہ کیلئے اس سے باہرنکلنے پرمجبورنہ ہو-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے-

اس سلسلے میں صحیح اوردرست بات یہ لگتی ہے کہ جس پرجمعہ فرض نہیں وہ ہراس مسجد میں اعتکاف کرسکتا ہے جس میں نمازباجماعت ہوتی ہو،لیکن جس پرجمعہ فرض ہے اسکوایسی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہئے جہاں نمازجمعہ بھی ہوتی ہو-

اس سلسلے میں شیخ البانی رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ مساجد ثلاثہ یعنی مسجد حرام مسجد نبوی اوربیت المقدس کے علاوہ میں اعتکاف درست نہیں ہے شیخ محترم نے جس روایت سے استدلال کیا ہے علماء اس روایت کوشاذ قراردیتے ہیں-

٤-صوم: معتکف کیلئے سنت ہے کہ وہ صوم سے ہوکیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیرصوم کے اعتکاف ثابت نہیں ہے-

لیکن اعتکاف کے لئے اس سے صوم شرط ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ کوئی واضح نص اس بارے میں منقول نہیں – واللہ اعلم

اس کے برخلاف جمہوراہل علم کی رائے یہ ہے کہ بغیرصوم کے اعتکاف درست نہیں (تفصیل کے لئے دیکھیں زادالمعاد ٢/٨٧)

انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اس قول سے بھی استدلال کیا ہے وہ بیان فرماتی ہیں"لا اعتکاف إلا بصوم"(سنن ابوداؤد ٢٤٧٣،مصنف عبدالرزاق ٨٠٣٧)

معتکف میں داخل ہونے اوراس سے نکلنے کا وقت:

جورمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہے رمضان کی ۲۱/تاریخ کی صبح کوفجرپڑھ کے اپنے معتکف میں داخل ہواورمسجد ہی میں رہے پھروہیں سے نمازعید کیلئے نکلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أراد أن یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه"(صحیح بخاری الاعتکاف ٦(٢٠٣٣) صحیح مسلم الاعتکاف ٢(١١٧٢)سنن ابوداؤد ٢٤٦٤)

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے توفجرکی نمازپڑھکرمعتکف میں داخل ہوتے-

مستحبات ومکروہات:

مستحب یہ ہے کہ معتکف مسجد میں ایک حجرہ بنالے اوراسی میں رہے بلاضرورت اس سے نہ نکلے – اس حجرہ میں تزکیہ نفس کرے اوراپنے آپ کونماز،تلاوت قرآن ،تسبیح وتحمید،تہلیل وتکبیر،درودواستغفار،دعا اوردیگراطاعت کے کاموں میں مشغول رکھے عبث وفضول گفتگواورلا یعنی باتوں اورکاموں سے اپنے آپ کوبچائے-

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه) (صحیح ترمذی١٨٨٦,٩٥١١،صحیح الجامع الصغیر)

"آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے کہ وہ فضول ولایعنی کاموں کوچھوڑدے"-

آج کل چونکہ عام طورپرایمانی لحاظ سے طبیعتوں میں صلاح کی جگہ فساد نے اورعلم کی جگہ جہل نے لے لی ہے اسلئے بعض معتکفین دوران اعتکاف فرصت کے لمحات کوگلہ،شکوہ،غیبت اورچغلی نیزدیگرخرافات کواللہ کے گھرمیں سرانجام دیکرثواب کے بجائے گناہ کماتے ہیں- یہ سب کام توعام حالت میں بھی مناسب نہیں چہ جائیکہ انہیں دوران اعتکاف اختیارکیا جائے-

معتکف کیلئے جائزامور:

معتکف مسجد میں بسترچارپائی استعمال کرسکتا ہے،قضائے حاجت کے لئے باہرجاسکتا ہے،غسل اوربالوں میں کنگھی کیلئے سربھی باہرنکال سکتا ہےاپنے بیوی بچوں کی رخصت کی رخصت کرسکتا ہے ،سرمونڈانے کیلئے باہرنکل سکتا ہے،بدن کی صفائی ستھرائی غسل وخوشبووغیرہ کرسکتا ہے،اگرکوئی گھرسے کھانا لانے والا نہیں ہے تووہ گھرجاکرکھانا کھاسکتا ہے اورافطاری بھی کرسکتا ہے-

ایک شخص مصروف کارہے وہ اگراعتکاف کرنا چاہے توعصرکی نمازکے بعد مسجدمیں داخل ہوجائے رات بھرمسجد میں بسرکرے فجرکی نمازاداکرکے اپنے مشاغل میں مصروف ہوجائے-

اعتکاف کوباطل کردینے والی چیزیں:

❖ - کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا: اگراعتکاف کرنے والا کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے گا تواسکا اعتکاف باطل ہوجائے گا کیونکہ کبیرہ گناہ عبادت کی ضد ہے جیسا کہ حدث (ناپاکی) طہارت اورصلاۃ کی ضد ہے-(قرطبی ۲/۳۳۰)

❖ - بلاضرورت عمدا مسجد سے نکلنے کی وجہ سے خواہ تھوڑی ہی دیرکیلئے ہواعتکاف باطل ہوجائے گا- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں "ولا يخرج إلا لما لا بد منه"(سنن ابوداؤد الصوم:۸۰حدیث :٢٤٧٣)

"اعتکاف کرنے والا کسی ضرورت کیلئے مسجد سے باہرنہ نکلے الا کہ جس کے بغیرکوئی چارہ نہ ہو"-

ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگراعتکاف بیٹھنے والا کسی ایسے کام کیلئے مسجد سے باہرنکلا جس کے بغیرگزارہ ممکن تھا تواسکا اعتکاف باطل ہوجائےگا خواہ وہ کچھ ہی دیرکیلئے نکلے(المغنی٤/٤٧٢)

❖ - جماع سے اعتکاف باطل ہوجائے گا –ارشاد باری تعالی ہے: (ولا تباشروهن وأنتم عاكفون فی المساجد) (البقرة: ١٨٧)

"عورتوں سے اسوقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو"-

- ❖ -عورت کیلئے حیض ونفاس کا خون شروع ہونے سے اعتکاف باطل ہوجائے گا کیونکہ ایسی صورت میں طہارت وپاکیزگی کی شرط فوت ہوجاتی ہے-